# 133329 ـ انيميا المنجلية (Sickle cell anemia ) مرض كے شكار كى شادى كا حكم

**سوال**

اسلام ميں انيميا المنجلیۃ جيسى بيمارى كے شكار مرد و عورت كى شادى كا كيا حكم ہے ؟

**پسنديده جواب**

الحمد للہ.

اول:

انيميا المنجلیۃ يہ ايك قسم كى وراثى بيمارى ہے جو خون كے سرخ سيل ميں تبديلى سے پيدا ہوتى ہے اور خون كے سرخ سيل ہلالى شكل ميں ہو جاتے ہيں، جو آكسيجن كى كمى سے ہوتى ہے.

اس كى علامات يہ ہيں:

- سرخ خونى خلايا كى عمر كم ہو جاتى ہے جس كے نتيجہ ميں خون كى مستقل كمى كا شكار ہو جاتا ہے، اور اس طرح نشو و نما ميں نقص پيدا ہوتا ہے، اور نشاطات كى قدرت و استطاعت نہيں رہتى.

- جوڑوں اور ہڈيوں ميں شديد درد رہتا ہے، اور بعض اوقات تو دماغ اور پھيپھڑوں كو ملنے والى خونى خوراك بھى بند ہو جاتى ہے.

- ہڈيوں كھائى جاتى ہيں، اور خاص كر گھٹنوں كى چكنى ہڈي، اور بعض اوقات تلى بڑى ہو جاتى ہے جس كى بنا پر وہ اپنا كام كرنا چھوڑ ديتى ہے.

- يہ بيمارى اپنے ساتھ خونى خلايا كو ٹوٹ پھوٹ كا شكار كر ديتى ہے، اور يہ غالبا جلن كى بنا پر ہوتى ہے، اور كافى حد تك آنكھيں زرد ہو جاتى ہيں، اور ہيموگلبين ميں شديد كمى واقع ہو جاتى ہے، جو خون لگانے تك جا پہنچتى ہے.

اس بيمارى كے ميں مبتلا وہ شخص جس پر يہ علامات ظاہر نہ ہوں اس كا صحيح و تندرست شخص سے شادى كرنا جائز ہے اور اولاد بھى پيدا كر سكتا ہے.

ليكن اس بيمارى ميں متبلا شخص كا كسى صحيح شخص سے شادى كرنا خطرناك ہے، كيونكہ اس كے بچوں كو بھى

یہ بیماری لاحق ہو سکتی ہے.

مزید آپ درج ذیل لنك کی سرچ کریں:

https://bit.ly/3AWyX1U

دوم:

بلاشك و شبہ نكاح كے مقاصد میں نیك و صالح اولاد پیدا كرنا اور امت محمدیہ میں اضافہ كرنا شامل ہے، جیسا كہ حدیث میں بھی وارد ہے:

معقل بن یسار رضی اللہ تعالی عنہ بیان كرتے ہیں كہ:

" ایك شخص رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كے پاس آیا اور عرض كیا:

مجھے ایك حسب و نسب اور خوبصورت عورت ملی ہے لیكن وہ بچے پیدا نہیں كر سكتی، كیا میں اس سے شادی كر لوں؟

نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ كرو.

پھر وہ شخص دوبارہ آیا تو رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع كر دیا، اور پھر جب تیسری بار آیا تو نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" تم ایسی عورت سے شادی كرو جو زیادہ محبت كرنے والی ہو، اور زیادہ بچے جننے والی ہو، كیونكہ میں تمہارے ساتھ امتوں میں كثرت چاہتا ہوں "

سنن ابو داود حدیث نمبر ( 2050 ) علامہ البانی رحمہ اللہ نے ارواء الغلیل حدیث نمبر ( 1784 ) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اس كی تكمیل یہ ہے كہ یہ اسی صورت میں ہو سكتا ہے جب ایسی اولاد پیدا كی جائے تو صحیح و تندرست ہو اور شرعی امور سرانجام دے سكے.

جب رشتے كرنے والے دونوں مرد و عورت كو علم ہو كہ ان كی شادی كے نتیجہ میں بیمار اور مرض كا شكار اولاد پیدا ہو گی تو ان كے لیے بہتر یہی ہے كہ وہ اس وقت شادی نہ كریں تا كہ متوقع خرابی پیدا نہ ہو، اور امت مسلمہ كو ضرر و نقصان كم ہو سكے، اور بیماری اور مریض اولاد كی دیكھ بھال میں انہیں جو مصیبت و تنگی اٹھانا پڑے وہ اس

سے بھی محفوظ رہیں.

لیکن جواز کے اعتبار سے اس طرح کے مرض کے شکار افراد کے لیے شادی کرنا صحیح اور جائز ہے، چنانچہ اس مرض کا شکار شخص صحیح فرد سے شادی کر سکتا ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ جب وہ قبول کر لے اور انہیں اولاد نہ پیدا کرنے پر متفق ہونے کا حق حاصل ہے.

اور کسی کے لیے بھی جائز نہیں کہ وہ اس مرض کا دوسرے کے علم میں لائے بغیر شادی کرے، بلکہ اسے واضح کرنا ہو گا کیونکہ دھوکہ دینا اور چھپانا حرام ہے.

واللہ اعلم .